الشریف، ٦-حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الأنبیاء والمرسلین ہیں، ٧-اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سیدنا ومولانا کہنا جائز ہے یا نہ؟ ٨-حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت یا حضور کہنا جائز ہے، ٩-حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقصد کائنات ہیں۔ ١٠-اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کہنا، ١١-مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق، ١٢-جھاڑ پھونک اور تعویذات، ١٣-ایصال ثواب الی الاموات، ١٤-علماء، معلمین، مدرسین اور ائمہ مساجد کی تنخواہوں کا مسئلہ۔ ان چودہ مسائل میں یہ لوگ علماء کرام سے جداگانہ رائے رکھتے ہیں، چنانچہ بندہ عاجز نے کتاب وسنت اور اجماع امت کے قوی دلائل سے ان باطل خیالات کا قلع قمع کیا ہے، اور مسلک اہل السنت والجماعت کی پرزور تائید ونصرت کی ہے، احقاق حق اور ابطال باطل کے سلسلہ میں پوری پوری کوشش کی گئی ہے"۔

خطبہ ذکر کرنے کے بعد کفار کے ناپاک عزائم کے متعلق پانچ آیات اور فرقہ سازوں کے متعلق انسٹھ احادیث ذکر کی گئی ہیں، کیپٹن صاحب اور اس کے پیروکاروں کی فریب کاریوں پر تنبیہ کرنے کے بعد مسعودی فرقے کے اختلافی مسائل کا ایک ایک کر کے نہایت مدلل انداز میں رد پیش کیا گیا ہے، کتاب اپنے موضوع پر عمدہ اور جامع ہے، اہل علم اور عوام دونوں کے لئے مفید ہے۔

تسکین الأذکیاء فی حیات الأنبیاء، مؤلف: مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی، ناشر: مکتبہ اہل السنت والجماعت، ٨٧۔جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، صفحات: ٩٢٧، قیمت: درج نہیں۔

مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام نامی صفِ اوّل کے ان مصنفین ومناظرین کی فہرست میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کو درپیش فتنوں کی سرکوبی اور سدِ باب کے لئے دن، رات ایک کر دیا تھا، انہوں نے وقت کے ہر فتنے کا بڑی دلیری، بہادری، جانفشانی اور ہمت وحوصلے سے مقابلہ کیا اور اپنے مشن میں ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار رہے، باطل اور گمراہ کن فرقے اور امت کے اجتماعی دھارے سے ہٹ کر الگ موقف اختیار کرنے والے گروہ مولانا کے روبرو آنے سے ہمیشہ خوف زدہ اور لرزہ براندام رہے، مولانا محمد محمود عالم اوکاڑوی، مولانا امین صفدرؒ کے تلامذہ میں سے بھی ہیں اور ان کے برادرزادے بھی ہیں، انہوں نے باطل فرقوں کی سرکوبی کے لئے مولانا صفدر صاحب ہی کے طرز واسلوب کو اپنایا اور ان کے مشن کو جاری رکھا۔

برصغیر پاک وہند میں دیگر نزاعی مسائل کے علاوہ ایک مسئلہ "حیات انبیاء" کا بھی ہے، علماء حق اور جمہور امت کا موقف اس مسئلے میں واضح ہے، امت کے علماء متقدمین کی تصنیفات وتالیفات اور آراء واقوال بھی مسئلے کی وضاحت، صحیح ادراک اور طریق حق تک رسائی میں پوری پوری رہنمائی کرتی ہیں اور فی الوقت علماء حق اور جمہور امت کے حقیقی اور صحیح مؤقف کو بیان کرنے کے لئے اکابرین امت کی تقریظات وتصدیقات سے مزین شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف "تسکین الصدور" ایک فیصلہ کن حیثیت کی حامل ہے، حیات انبیاء کے موضوع پر لکھی گئی مولانا محمود عالم صفدر کی یہ تالیف بھی اسی کڑی کی ایک کاوش ہے۔

زیرِ نظر کتاب کل ۹۲۸ صفحات پر مشتمل ہے، ابتدائی سینتالیس صفحات میں فہرست، مقدمہ اور عرض مؤلف ہے، کتاب کے کئی حصے ہیں: ۶۵ صفحات پر مشتمل پہلا حصہ مسئلہ ''عذاب قبر'' کے عنوان سے ہے، دوسرا حصہ ۳۰۶ صفحات پر مشتمل ''مسئلہ حیات الأنبیاء'' کے عنوان سے ہے، اور ''مسئلہ توسل'' کے عنوان سے تیسرا حصہ ۸۱ صفحات پر مشتمل ہے، ان تین حصوں کے علاوہ ''اخبار الاتقیاء فی حیات رجال الأذکیاء'' کے نام سے ۲۸۶ صفحات پر مشتمل کتاب میں مذکور علمی شخصیات کا سوانحی تذکرہ ہے، کتاب کے آخر میں ''حیات انبیاء'' کے موضوع پر تین پینتیس صفحات پر مشتمل تین رسالے ہیں۔

☆...... پہلا رسالہ ''جزء حیات الانبیاء'' کے نام سے پانچویں صدی کے جلیل القدر امام ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ کا ہے، اس رسالے میں حیات انبیاء کا ثبوت احادیث سے پیش کیا گیا، روایات، سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں اور روایت ذکر کرنے کے بعد طریقۂ استدلال بھی بیان کیا گیا ہے۔

☆...... دوسرے رسالے کا نام بھی ''جزء حیات الانبیاء'' ہے جو امام تقی الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ کا تالیف کردہ ہے، اس میں اکثر احادیث امام بیہقی کے مذکورہ رسالے سے لی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ سند حدیث پر کلام بھی کیا گیا ہے، ایک ہی روایت میں متعدد طرق استدلال کو بھی بیان کیا گیا ہے، رسالے کے آخر میں حیات انبیاء کو آیات قرآنی سے ثابت کیا گیا ہے۔

☆...... تیسرے رسالے کا نام ہے ''انبیاء الاذکیاء فی حیات الانبیاء''۔ یہ نویں صدی کے مشہور امام علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، جس میں علامہ سیوطی نے امام بیہقی کے مذکورہ رسالے کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اس سے روایات بھی نقل کی ہیں، اس کے علاوہ دیگر کتب حدیث مثلاً: صحیح مسلم، سنن أبی داود وغیرہ سے بھی انہوں نے مزید روایات نقل کی ہیں۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے احادیث کے ساتھ ساتھ استدلال میں سلف صالحین مثلاً: امام شافعی، علامہ قرطبی اور علامہ بیہقی وغیرہ کی عبارات بھی نقل کی ہیں۔ رسالے میں حیات انبیاء کے اثبات پر علامہ بارزی کا فتویٰ بھی نقل کیا گیا ہے۔

یہ تینوں رسالے اپنے موضوع پر نہایت ہی مفید اور عمدہ رسالے ہیں، ان رسالوں کو جدید تخریج و تحقیق کے ساتھ شائع کر دیا جاتا تو افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا۔

کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف موصوف نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے بجائے اس موضوع کی کتاب میں دیگر مواد زیادہ آ گیا ہے، پہلا حصہ ''مسئلہ عذاب قبر'' موضوع کتاب سے ایک گونہ مناسبت تو رکھتا ہے لیکن کتاب کے ظاہری عنوان سے اس کی مطابقت نہیں ہے، اسی طرح تیسرا حصہ ''مسئلہ توسل'' بھی ظاہری عنوان اور موضوع کتاب سے تعلق نہیں رکھتا، کتاب کے آخر میں مشہور و معروف اہل علم کا سوانحی تذکرہ بھی کتاب کے حجم کو بے جا بڑھا رہا ہے، مناسب ہوگا کہ مسئلہ عذاب قبر، توسل وغیرہ موضوعات پر لکھے گئے مقالات کو مستقل الگ الگ عنوان سے شائع کیا جائے یا اس مجموعے کا نام تبدیل کر کے کوئی ایسا نام رکھ دیا جائے جو ان تمام عنوانات کو شامل ہو...... ☆☆